تاریخ اعثم کوفی
از
احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی
Presented by www.ziaraat.com

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

ناشر

علی پبلیکیشنز، جنازگاہ، مزنگ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بشر نے کہا پڑھ لے وہ ابھی نماز سے فارغ نہ ہوا تھا کہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔
جب یہ خبریں امیرالمومنین علیہ السلام کے گوش مبارک تک پہنچیں نہایت غمگین ہوئے۔ اور منادی کر کے لوگوں کو جمع کیا۔ جب سب حاضر ہو گئے منبر پر تشریف لے جا کر خطبہ پڑھا اور خدا کی تعریف کے بعد جناب رسول خدا صلعم پر درود بھیج کر فرمایا اے لوگو آگاہ ہو کہ ہم سے جو کچھ نیک و بد دن میں یا رات کو' کم یا زیادہ سرزد ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں رہتا اے خدا کے بندو خدا سے ڈرو اس کے حکم اور نہی میں کوتاہی نہ کرو۔ خبردار ہو کہ معاویہ نے بشر بن ارطاۃ کو لشکر کثیر دے کر بھیجا ہے کہ حجاز کے راستے سے حملہ کرے اور اس دشمن خدا نے معاویہ کے حکم کے مطابق مدینہ اور مکہ میں پہنچ کر بہت سے آدمی قتل کرائے اور مسلمانوں کے گھروں کو لوٹنے کے بعد جلا کر خاک کر دیا۔ اب اس کا دفعیہ لازمی ہے۔ تم میں سے کون شخص ہے جو جہاد کی آرزو رکھتا ہے۔ وہ تیاری جنگ کر لے اور بشر کے دفعہ کے لئے نکلے۔ اور اگر کوئی شخص قوت جہاد رکھتا ہو گا اور اس جہاد سے اپنے آپ کو باز رکھے گا تو اس کے دین اور دیانتداری میں خلل واقع ہو گا۔

۳۹۱

جناب امیرالمومنینؑ نے یہ کلمات کئی مرتبہ فرمائے مگر کسی نے اقرار نہ کیا اور اس جہاد کی خواہش ظاہر نہ کی۔ آپ نے پوچھا کہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میری بات کا جواب نہیں دیتے۔ میں تمہیں دشمن سے جہاد کے لئے رغبت دلاتا ہوں اور تم قبول نہیں کرتے۔ تمہارے ساتھ یہ میرا معاملہ حضرت نوحؑ جیسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **قال انی دعوت قومی لیلا و نهارا فلم یزدهم دعائی الا فرارا** یعنی میں قوم کو رات کے وقت بھی اور دن میں بھی علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی راہ راست کی طرف بلاتا ہوں مگر میرا سمجھانا نفرت بھی بڑھاتا ہے اور کوئی شخص بھی ایمان کے اختیار کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتا۔

یہی کیفیت تمہارے ساتھ مجھے لاحق ہوئی ہے۔ تم عمریں اور نعمتیں راحت سے بسر کر رہے ہو خوشدلی اور فرحت سے اشعار پڑھتے ہو۔ حصول دولت کے کاموں اور تیز رفتار گھوڑوں کے ذوق میں مصروف ہو یہی سبب ہے کہ گروہ شیاطین کے مقابلے پر تم سے دین اور جنگ کی طاقت ظاہر نہیں ہوتی۔ تم نے اسلحہ ڈال دیئے ہیں اور عزت و ناموس کو فراموش کر دیا ہے۔ تمہارے دلوں میں اس کا خیال دور ہو گیا ہے۔ ہر چند جناب امیر نے فرمایا یہ حال سب سے زیادہ عجب ہے۔ معاویہ اس گروہ کو جس کام کا حکم دیتا ہے وہ فرمانبرداری سے بجا لاتے ہیں اور جس وقت انہیں طلب کرتا ہے سب بدل و جان پیش آتے ہیں۔ اور ہر مہم پر بلا تامل روانہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے پر سبقت اختیار کرتے ہیں۔ اور میں علیؑ ہوں جس وقت تمہیں طلب کرتا ہوں تم جواب تک نہیں دیتے کیا کیا جائے جو لوگ صاحبان عقل و فراست والے تھے وہ خاک کے پردے میں منہ لپیٹ کر سو رہے۔ اب کس سے گفتگو کروں اور وفادار مددگاروں اور صاف دل دوستوں میں سے کوئی باقی نہیں رہا کس کو طلب کروں آج کمینہ لوگوں کے حلقے میں مبتلا ہوں جنہیں نہ ملامت اثر کرتی ہے نہ نصیحت ہی فائدہ بخشتی ہے۔ ان کی نگاہیں شہرت کے کاموں سے دور ہو گئی ہیں۔ اور ان کی ہمتیں جاہ جلال کے حاصل کرنے میں کوتاہ ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تم میں سے چلا جاؤں اور تمہارا کام تمہیں پر چھوڑ دوں۔ اور پھر تم سے مدد و اعانت کی خواستگاری نہ کروں میں دیکھتا ہوں کہ میرے بعد ایسے ولی ہوں گے جو تمہیں طرح طرح کے عذابوں سے تکلیف دیں گے۔ اور تمہارے عطیات تم سے واپس لے لیں گے۔

آپ ہر چند اسی قسم کے کلمے فرماتے تھے مگر کوئی جواب نہ دیتا تھا۔ جناب امیرؑ خاموش ہو کر کھڑے ہو گئے اور منبر سے اتر کر گھر تشریف لے گئے۔ رات بھر مسلمانوں کی حالت کے خیال سے بہت غمگین رہے اور نیند نہ آئی۔ دوسرے دن پھر

Presented by www.ziaraat.com

مسجد میں تشریف لا کر منبر پر گئے اور حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا اے لوگو مجھے اندیشہ ہے کہ دولت و سعادت دشمنوں کو نصیب ہو اور مایوسی اور محنت تمہارے حصے میں آئے کیونکہ وہ لوگ اپنے امیر کا حکم مانتے ہیں اس کے ارشاد پر کان لگائے رہتے ہیں اور تم میرے کہنے کو نہیں مانتے۔ اور نافرمانی کرتے ہو وہ معاویہ کے فرمان پر متفق ہیں اور تم میرے اقوال اور میری سوچی ہوئی مصلحت کو تفرقہ میں ڈالتے اور مخالفت اختیار کرتے ہو۔ میرا کہنا ذرا نہیں سنتے اور اس طرف معاویہ جن پر کاموں کا بھروسہ کرتا ہے وہ انہیں دیانت کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔ جبکہ تم خیانت سے پیش آتے ہو۔ میں نے فلاں شخص کو کام سپرد کرکے فلاں ولایت پر مامور کیا کہ محاصل جمع کرکے میرے پاس لائے۔ وہ گیا اور مال فراہم کرکے معاویہ کے پاس چلا گیا اور مسلمانوں کا مال اس کے حوالہ کردیا۔

اسی طرح ایک اور شخص کو بھیجا کہ اس نواح کا محصول فراہم کرے۔ اس نے بھی جا کر زر محاصل جمع کیا اور معاویہ کے پاس چلا گیا۔ مجھے تم پر بھروسہ نہیں رہا۔ اور یہاں تک نوبت آ پہنچی ہے کہ ایک کاسہ آب کے لئے بھی تم پر اعتماد کروں تو یقین ہے کہ تم وہ کاسہ آب لے جاؤ گے۔ اور ذرا اندیشہ نہ کرو گے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ تمہارے ساتھ کس طریق سے زندگی بسر کروں۔ خاص کر اس وقت جبکہ ایک دشمن سر پر موجود ہے اور مسلمانوں کے مال کی لوٹ اور غارت گری پر ہاتھ دراز کر رکھا ہے۔ اور کمزوروں اور مظلوموں کے قتل میں کوتاہی نہیں کرتا۔ چنانچہ تم بھی یہ خبریں سن چکے ہو۔ میں ہرچند تم سے کہتا ہوں کہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اور دشمن کو دفع کرو لیکن تم ذرا نہیں سنتے اور کوئی شخص میری بات کو قبول نہیں کرتا۔ ایسے ہو گئے ہو گویا مٹی کے تودے ہو۔ قفل خاموشی لگے ہوئے ہیں۔ ان الشرد واب عند اللہ صم بکم عمی فھم لایعقلون

ہرچند جناب امیر المومنین نے اسی قسم کی بہت سی باتیں کہیں اور انہیں دشمن کے دفعیہ کی ترغیب و تحریص دلائی مگر کسی نے لب تک نہ ہلایا نہ کچھ جواب دیا۔ اس وقت آپ نے ازراہ دل تنگی و ملامت یہ دعا پڑھی۔ اللھم انی قد کرھتم و کرھتمو افی و سمیتم و سمیتونی و مللتھم و ملونی اللھم فارحتی منھم راجھم منی اللھم ابدلنی بھم خیرا منھم و ابدلھم بی شرا منی اللھم امت قلوبھم مبت الملح فی الماء یعنی اے خدا یہ لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں ان سے تنگ آگیا ہوں۔ اے خدا مجھے ان کے عوض زیادہ اچھے صحابی اور مطیع اشخاص عطا کر اور انہیں میرے بدلے زیادہ اچھا پیشوا عطا کر اور ان کے دلوں کو اس طرح نرم فرما جس طرح نمک آٹے میں نرم ہو جاتا ہے۔

جناب امیر المومنینؑ اس دعا سے فارغ ہو چکے تو حارثہ بن قدامہ سعدی نے کھڑے ہو کر عرض کی اے امیر المومنینؑ آپ کا کیا حکم ہے میں خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ آپ کے ارشاد پر کمربستہ ہوں جو حکم صادر ہو اسے بجا لاؤں اور اس کی انجام دہی میں حتی المقدور اطاعت و عبودیت کی شرائط ادا کروں فرمایئے کیا خدمت ہے۔ اور کس طرف راونہ ہوں کہ انشاء اللہ اس مہم میں جان لڑا کر آپ کی رضامندی حاصل کروں۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اس کی بات پسند آئی دعائے خیر دے کے فرمایا میں ہمیشہ تجھ سے خوش رہا ہوں، ہر مہم میں تجھ پر بھروسہ کیا ہے اور آئندہ بھی کرتا ہوں گا۔ کیونکہ میں تیری نیت کی صفائی اور عادت کی خوبی سے واقف ہوں۔ اور اس دشمن کا دفعیہ بھی تیرے سوا اور کسی سے نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد دو ہزار سوار دے کر فرمایا کہ اسی وقت چلا جا اور بشر بن ارطاۃ کو دفع کر جس وقت حارث تیاری کر چکا اور روانہ ہونے ہی کو تھا کہ جناب امیرؑ نے اسے اس طریق سے نصیحت کی کہ اے حارث اللہ سے ظاہر و باطن میں ڈرتے رہنا اور ہر حالت میں پرہیزگاری کو اپنا شعار اور لباس بنائے رکھنا۔ اور جب ولایت یمن میں داخل ہو تو کسی شخص کو ادنی ہو یا

Presented by www.ziaraat.com

شخص کو کشتوں میں تلاش کریں۔ کچھ لوگ گئے۔ ڈھونڈا مگر نہ پا کر کہا اس خلقت کا کوئی شخص مقتولوں میں موجود نہیں آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم چوچو والا ان ہی میں ہے۔ پھر کچھ اور آدمی اس کی تلاش میں نکلے اور چالیس کشتوں کے نیچے سے ڈھونڈ نکالا وہ ہو بہو آپ کی نشان دہی کے مطابق تھا۔ اب جناب امیرؑ نے بارگاہ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا اور اصحاب سے کہا اگر تم معترض نہ ہوتے تو میں خبر دیتا کہ رسول خداؐ نے اس گروہ کے مقتولین کے حق میں کیا فرمایا ہے۔ الغرض جناب امیرؑ نے خارجیوں کی مہم سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ اور جناب رسول خداؐ پر درود بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر لطف و کرم کے دروازے کھول دیئے ہیں اور دشمنان دین کو مغلوب و مقہور کر دیا ہے۔ مناسب ہے کہ اب شام کے گمراہوں سے معرکہ آرائی ہونے کا قصد کرو اور قاسطین کی مہم کو بھی مارقین کی مہم کی طرح انجام کو پہنچا دو۔

اشعث بن قیس نے لشکر کے اور چند نامور اراکین کو ساتھ لے کر عرض کی کہ ہمارے تیر ختم ہو گئے ہیں۔ تلواریں کند پڑ گئیں' نیزے ٹوٹ گئے اب ہمیں کوفہ واپس لے چلیں کہ اسلحہ کی درستی اور بہم رسانی کے بعد مضبوط و مستحکم ہو کر شامی ظالموں کی بیخ کنی میں مصروف ہو جائیں گے۔ ان کی یہ عرضداشت قبول ہو گئی اور شاہ ولایت پناہ نے ازراہ کواست جانب کوفہ مراجعت کی۔ شہر کے قریب پہنچ کر نخیلہ میں چھاؤنی قائم کی اور ارشاد کیا کہ جس کو کوئی کام درپیش ہو شہر میں جائے اور ایک دن ٹھہر کر دوسرے دن لشکر گاہ میں چلا آئے۔ کہ شام کی مہم جلدی پوری کی جائے۔

اس کے بعد جناب امیرؑ کی خدمت میں صرف چند ہی غیرت مند رہ گئے۔ اور سب نے لشکر گاہ کو خالی کر کے مشقت پر راحت کو ترجیح دی۔ آپ یہ حال دیکھ کر رنجید ہوئے اور کوفہ میں تشریف لائے۔ کوئی عذر معذرت کرنے لگے مگر ان کا عذر مقبول نہ ہوا۔ آپ ہر خطبہ میں کوفیوں کو ملامت کرتے۔ کئی دفعہ اظہار بخشش ہونے کے بعد وہاں کے کچھ اراکین نے حاضر خدمت ہو کر کہا جس طرف آپ کا قصد ہو گا ہم رکاب ہدایت انتساب سے علیحدہ نہ ہوں گے۔ جب امیر المومنینؑ نے ان کے کہنے کو قبول کر کے حارث ہمدانی کو حکم دیا کہ جو شخص صدق نیت اور نیک طینت سے بہرہ ور ہے اسے لازم ہے کہ کل فلاں جگہ پر جو فراہمی لشکر کے لئے عمدہ مقام ہے حاضر ہو جائے۔ دوسرے دن جناب امیرؑ نے لشکر گاہ میں جا کر دیکھا کہ تین سو آدمیوں سے زیادہ جمعیت نہیں ہے۔ فرمایا اگر ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ جاتی تو مجھے ان کی فکر کرنی پڑتی۔ پھر اس جگہ پر نہایت رنج و فکر میں دو روز ٹھہر کر کوفہ کو مراجعت فرمائی۔ اسی اثناء میں معاویہ نے فرصت پا کر دو ہزار سپاہیوں کو بھیجا کہ عراق کے حاجیوں کے راستے میں جس قدر حوض اور کنوئیں ہیں سب کو بند کر دیں اور مسلمانوں کو خانہ کعبہ کے طواف سے باز رکھنے میں سعی کریں۔

لوگوں نے معاویہ کو اس فعل پر ملامت کی تو کہا میں اس لئے مسلمانوں کو روکتا ہوں کہ مکہ میں ان کا کوئی امام نہیں ہے۔

الغرض رمضان شریف کا مہینہ آگیا اور جناب امیر المومنینؑ مسجد کوفہ میں خطبہ کے ساتھ برابر کوفیوں کو ملامت کرتے رہے مگر ان پر مطلق اثر نہ ہوا۔ راویوں کا بیان ہے کہ بدھ کی رات کو جس وقت اپنے گھر میں امیر المومنینؑ نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ کی دختر ام کلثوم نے دو جو کی روٹیاں اور ایک دودھ کا پیالہ اور کسی قدر نمک خوان میں لگا کر حضور میں لا رکھا۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر خوان کو دیکھا اور فرمایا اے میری بیٹی تم ایک خوان میں کھانے کی دو چیزیں پیش کرتی ہو۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی جناب رسول خداؐ کی پیروی کر رہا ہوں۔ تم جانتی ہو کہ دنیا کی حلال باتوں کا حساب لیا جائے گا اور حرام کاموں کے عذاب ہو گا۔ خدا کی قسم میں روزہ نہ کھولوں گا جب تک تم ان میں سے ایک چیز نہ اٹھا لو گی۔ ام کلثوم نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ آپ نے نمک کے ساتھ نان جویں کے تین لقمے نوش فرما لئے۔ اور پھر نماز شروع کر دی۔ آپ اس رات کو بار بار صحن خانہ میں تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نگاہ کرتے تھے اور پھر اندر

تشریف لے جا کر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔ آپ نے اس رات کو سورۂ یٰسین بھی تلاوت فرمائی۔ تعقیب نماز کے بعد آپ کو نیند آئی مگر تھوڑی دیر بعد ہی خواب سے بیدار ہو کر کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اے خدا مجھے اپنے پاس بلانے میں برکت کرامت فرما۔

فقال تلک اللیلتہ انی رایت رسول اللہ تشو کت الیہ و قلت ما بقیت من امتک الا وورو اللہ و قال ادع اللہ علیہم فقلت اللھم ابدلنی بھم خیرا منھم و ابدلھم لی شرا منی پھر ارشاد کیا کہ میں نے ابھی ابھی جناب رسول خداؐ کو خواب میں دیکھا اور آپ سے امت کی نالائقی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا ان کی حق میں بد دعا کر۔ پھر میں نے کہا اے خدا مجھے ان لوگوں سے بہتر آدمی عطا کر اور میری جگہ ان پر کسی شریر اور ظالم کو مقرر فرما اس کے بعد آپ گھڑی گھڑی صحن میں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے و اللہ ما کذبت و انہا اللیلتہ التی وعدت یعنی خدا کی قسم میں جھوٹا نہیں اور یہ وہی رات ہے جس میں میرے شہید ہونے کی خبر جناب رسول خدا نے مجھے دی ہے اور فرماتے تھے احب ان القی اللہ تعالی و انا جھیض یعنی میں خدا سے ملنے کا مشتاق ہوں۔ اے بیٹی میں اس رات کی صبح کو شہید ہوں گا۔ جب وقت صبح نزدیک ہوا جناب امیرؑ نے لباس زیب تن کر کے کمر میں پٹکا باندھا اور مسجد میں جانے کا قصد کیا۔ صحن خانہ میں پہنچے تو ان بطخوں نے جو گھر میں پلی ہوئی تھیں خلاف عادت آپ کا راستہ روکا اور بازو پھیلا کر غل مچانے لگیں۔ کچھ خدمت گزاریں دوڑیں کہ ان کو آگے سے ہٹا دیں۔ آپ نے فرمایا ان سے کچھ نہ کہو۔ یہ اس لئے شور کر رہی ہیں کہ اس کے بعد انہیں میرا نوحہ کرنا پڑے گا۔

امام حسنؑ بولے آپ یہ کیا فال بد زبان سے نکالتے ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں فال بد نہیں نکالتا بلکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں آج شہادت پاؤں گا۔ جناب زینبؑ نے عرض کی اے والد ماجد آپ جعدہ کو حکم دیں کہ وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھائے۔ آپ نے ایسا ہی کیا پھر ارشاد فرمایا کہ حکم الہٰی میرے ہی لئے ہے خود ہی تشریف لے جانے کا ارادہ کیا اور یہ اشعار انشا فرمائے۔

اشدد حیازیمک للموت	فان الموت لا قیکا
ولا تجزع من الموت	اذا حل بوادیکا
فان الزرع و البیضتہ	یوم الروع یکتیکا
کما اضحککک الدھر	کذاک الدھر یبکیکا
فقد اعرف اقواما	و ان کانوا صعالیکا
مصاریع الی النجدۃ	للغی مبارکا

الغرض جس وقت جناب امیر المومنینؑ گھر کے دروازے سے باہر ہونے لگے ایک کیل پٹکے میں الجھ گئی اور پٹکا کھل کر کمر مبارک سے علیحدہ ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ کس کر کمر باندھی اور فرمایا الہٰی تو موت کو میرے لئے مبارک کیجیو اور اپنے دیدار کو متبرک۔ ام کلثوم یہ سن کر رونے لگیں اور امام حسنؑ آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے اور عرض کی میں آپ کے ہمراہ رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد کیا تجھے میری قسم کہ اپنی خوابگاہ کی طرف پھر جانا۔ ناچار امام حسن علیہ السلام واپس ہو گئے۔ اور اس طرف ابن ملجم شیث اور وردان آپؑ کے مسجد میں تشریف لانے کا انتظار کرتے رہے۔ اشعث بن قیس بھی جو ان کے ساتھ ملا ہوا تھا موجود تھا اس نے ابن ملجم سے کہا اے پسر ملجم اپنے ارادہ کو پورا کرنے میں جلدی کرو مبادا صبح کی روشنی تجھے رسوا کر دے۔ اس وقت حجر بن عدی ان کے پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نے یہ بات سنی اور اشعث سے

Presented by www.ziaraat.com